اندیشانہ مداخلت کے ذریعے اختیار کی تھی۔
۳-امریکہ کو آئی ایم ایف کے ذریعے انڈونیشیا کی لازماً مدد کرنی چاہیے۔ (بینکنگ اصلاحات، قرضوں کے حصول میں سہولت وغیرہ)۔
۴-عالمی برادری خوراک اور دواؤں کے ذریعے مدد کرے۔
۵- عالمی برادری، انڈونیشی وزارت ماحولیات کے ساتھ آئندہ آتش زدگی سے بچاؤ اور نقصانات کے ازالے کے لئے مکمل اور بھر پور تعاون کرے۔
۶-امریکہ ہر ممکن ذریعے سے انڈونیشی افواج کے نئے افسران کے لیے اپنے I-MET اور J-CET تربیتی پروگراموں کا اجراء کرے۔ یہ پروگرام باہمی فوجی تعلقات اور انڈونیشی فوج میں انسانی حقوق کے شعور و احساس کو اجاگر کرنے میں بہت مددگار ثابت ہونگے۔
۷-پرائیویٹ امریکی کارپوریشنیں، ادارے اور شہری تنظیمیں، خوراک، دواؤں، خدمات اور وہاں کے حکومتی اداروں کو رقم کے بھی عطیات دیں۔

انڈونیشیا، کے حکمرانوں کو بھی یہ پیغام سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انڈونیشیا کو خود اس کے ایک حوصلہ مند تکثیریت پسند کے الفاظ میں ''اپنے آپ کو دوبارہ دریافت کرنا ہوگا''۔ امریکیوں کے لیے بھی مفید ہے کہ اس نو دریافت شدہ انڈونیشیا، کی مستقبل میں، اپنی گنجائش کے مطابق، اتنی امداد کریں جتنا ماضی میں اسے نظر انداز کیا گیا ہے۔

[نوٹ: یہ مضمون صدر سوہارتو کے استعفیٰ سے پہلے لکھا گیا تھا۔]

Theodore Friend, "Indonesia in Flames", *Orbis*, Summer 1998, pp. 387-407

عنوان تبصرہ : مغرب میں مسلمان آبادیوں کی معاشرت

تبصرہ نگار : امیر علی (وزٹنگ پروفیسر، اکنامکس ڈیپارٹمنٹ، مردوک یونیورسٹی، مغربی آسٹریلیا)

کتاب : **Making Muslim Space in North America and Europe**

by BARBARA DALY METCALF

Amherst: Uneversity of California Press, 1996, PP.264

یہ سچ ہے کہ مسلمان آبادیوں کی حالیہ ہجرت ''غربت زدہ مسلمان [ممالک] سے بہترین مواقع والے غیر مسلم علاقوں [ممالک] کی طرف ہے'' (ص ۱۹)۔ لیکن یہ پیش نظر رہے کہ اس ہجرت کے دو ادوار ہیں۔ اول، اونچے طبقے کے مغربی تعلیم یافتہ مسلمان نو آبادیاتی دور سے